منگل
۱۴- فروری ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۳۸ | منگل - ۱۳ رمضان - ۱۴۱۵ھ ' ۱۴- تبلیغ ۱۳۷۴ ھش ۱۴- فروری ۱۹۹۵ء

خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے

توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں۔ دیکھو خدا قلیل سی چیز سے خوش نہیں ہو جاتا۔ کوئی ذرا سا کام کر کے خیال کر لینا کہ بس اب ہم نے جو کرنا تھا کر لیا اور رضا کے مقام تک پہنچ گئے۔ یہ صرف ایک خیال اور وہم ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک بادشاہ کو ایک دانہ دے کر یا مٹی کی مٹھی دیکر خوش نہیں کر سکتے بلکہ اس کے غضب کے مورد بنتے ہیں تو کیا وہ احکم الحاکمین اور بادشاہوں کا بادشاہ ہماری ذرا سی ناکارہ حرکت سے یا دو لفظوں سے خوش ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

چاندی کے بیچ میں ایک جوہر محبت ہے اس لئے یہ زیادہ مرغوب ہوتی ہے۔ اکثر لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جنت کی نعماء میں چاندی کے برتنوں کا ذکر ہے حالانکہ اس سے بیش قیمت سونا ہے۔ وہ لوگ اس راز کو جو کہ خدا تعالیٰ نے چاندی میں رکھا ہے نہیں سمجھے۔ جنت میں چونکہ غلّ اور کینہ اور بغض وغیرہ نہیں ہوگا اور آپس میں محبت ہوگی اور چونکہ چاندی میں جوہر محبت ہے اس لئے اس نسبت باطنی سے جنت میں اس کو پسند کیا گیا ہے۔ اس میں جوہر محبت ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اگر طرفین میں لڑائی ہو تو چاندی دے دینے سے صلح ہو جاتی ہے اور کدورت دور ہو جاتی ہے۔ کسی کی نظر عنایت حاصل کرنی ہو تو چاندی پیش کی جاتی ہے۔ علوم یا تو قیاس سے معلوم ہوتے ہیں اور یا تجربہ سے۔ چاندی کے اس اثر کا پتہ تجربہ سے لگتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۰۵)

صاحبِ ایمان صرف اپنے رب کو ہی پکارتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

"انسانی ترقی کا منتہا اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اس کے سوا انسانی ترقی کا اور کوئی منتہا نہیں۔ اگر واقع میں انسان' انسان ہو تو اس کے لئے اس کے سوا اور کوئی منتہا نہیں جس طرح بچہ ماں کے ڈر سے کہیں نہیں ٹھہرتا۔ اور اگر کوئی غیر عورت اس کو گود میں لینا چاہے تو وہ اس کی گود میں جانا پسند نہیں کرتا۔ جس طرح انسان کے علاوہ حیوانوں کے بچے بھی اپنی ماں کا پیچھا کرتے ہیں۔ اسی طرح جو انسان ہو اور حقیقی انسانیت اس میں پائی جاتی ہو۔ یا حیوان ہی کہلانے کے قابل ہو۔ تو وہ اس وقت تک صبر نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ مہربان خدا کی گود میں نہ چلا جائے۔ کیونکہ خدا اماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ اس لئے وہ شخص جو اس کو پا بھی لے وہ بھی اپنی تلاش اور جستجو کو ترک نہیں کرتا بلکہ اپنی مراد کو پہنچ کر بھی اس تلاش کو جاری ہی رکھتا ہے کیونکہ دنیا کی تمام چیزیں محدود ہیں۔ اس لئے جب ان کو پالیا جاتا ہے۔ تو ان کی تلاش اور جستجو ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ خدا کامل ہے اور غیر محدود اس لئے خدا کا حصول کبھی کامل نہیں ہوتا۔

بچہ کی ماں محدود ہے۔ اس لئے وہ اس وقت تک روتا ہے جب تک کہ ماں سے نہ ملے' لیکن جب ماں مل گئی تو پھر وہ اس کی تلاش ختم کر دیتا ہے۔ مگر چونکہ خدا کی معرفت محدود نہیں کہ انسان کہدے کہ میں آخری حد کو پہنچ گیا ہوں۔ اس لئے خواہ انسان کتنا ہی عرفان میں بڑھ گیا ہو۔ تب بھی جس طرح بچہ ماں کے بغیر صبر نہیں کر سکتا۔ اسی طرح انسان بھی ہاتھ بلند کر کے یہی کہے گا (ہمیں سیدھی راہ پر چلا) ماں سے بچھڑے ہوئے بچے کی یہی پکار ہوتی ہے کہ میری ماں کہاں ہے خواہ اس کو ہزار چیزیں دیجائیں تو بھی وہ یہی کہا کرتا ہے۔ کہ میں اماں کے پاس جاؤں گا۔ ایسی حالت میں اس بچہ کے سامنے ہزار باتیں کرو اس کو مختلف نظارے دکھاؤ۔ دروازے کھٹکھٹاؤ۔ ستارے دکھاؤ۔ اس سے ذرا سی دیر کے لئے تو خاموش ہو جائے گا۔ مگر فوراً اپنی اصلی بات یاد کر کے وہی مطالبہ کریگا کہ میں نے اپنی ماں کے پاس جانا ہے

اسی طرح ہر (صاحب ایمان) کی پکار یہی ہوتی ہے۔ ہاں وہ (صاحب ایمان) جو خدا کو سارے جہاں سے زیادہ محبت کرنے والا اور شفیق خیال کرتا ہے اس کی ہر دم یہی آواز ہوتی ہے کہ مجھے اپنے خدا کو پانا ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

اعلان

○ امراء کرام' صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں ۲۰ فروری کو یوم فضل عمر کی مناسبت سے پروگرام منعقد کرائیں اور اس سلسلہ میں احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹس مرکز میں ارسال کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد

نکاح

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل مال ثانی ربوہ کی بیٹی عزیزہ مکرمہ صادقہ نبیلہ کے نکاح ہمراہ عزیز مکرم احمد فاروق صاحب انجینئر ابن مکرم ملک غلام حبیب صاحب دار الصدر غربی ربوہ بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ روپیہ کا اعلان بیت المبارک ربوہ میں بعد عصر مورخہ ۱۰- فروری ۹۵ء کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے کیا۔ عزیزہ صادقہ نبیلہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب کی پوتی اور عزیز احمد فاروق مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل کی اہلیہ کے بھانجے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دینی اور دنیوی لحاظ سے بے حد رحمتوں اور برکتوں کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

ولادت

○ مکرم نسیم احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ (ابن مکرم رفیق احمد بٹ صاحب آف ڈسکہ سیکرٹری وقف نو ضلع سیالکوٹ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹- فروری ۱۹۹۵ء کو دو بچیوں سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچیوں کے اسماء ثوبیہ نسیم اور عافیہ نسیم عطا فرمائے۔ بچیاں مکرم رفیع الدین بٹ صاحب امیر جماعت احمدیہ بدوملہی کی نواسیاں ہیں۔

زچہ وبچہ کی صحت۔ درازی عمر اور خادمات دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ (واقفین نو کی) دیانت پر...... بہت زور ہونا چاہئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

عاجزی اختیار کرنی چاہئے۔ عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۴- تبلیغ ۱۳۷۴ھش ۱۴- فروری ۱۹۹۵ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) فرماتے ہیں۔

1- "دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے مگر اسکی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیادار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے اور وہ نہیں مرتے ہیں جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا ہے مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں۔

2- "جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائزہ طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔

چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (-) تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔

3- "انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس اور ہر ایک ضرر آ کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

"جب تک انسان سمجھ کر بات نہ کرے اور تذلّل اس میں نہ ہو تو خدا تک وہ بات نہیں پہنچتی۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن گذر جاویں اور خدا کی راہ میں رونا نہ آوے تو دل سخت ہو جاتا ہے۔ تو سختی قلب کا کفارہ یہی ہے کہ انسان رووے۔ اس کے لئے محرکات ہوتے ہیں انسان نظر ڈال کر دیکھے کہ اس نے کیا بنایا ہے اور اس کی عمر کا کیا حال ہے۔ دیگر گذشتگان پر نظر ڈالے پھر انسان کا دل لرزاں و ترساں ہوتا ہے۔

جو شخص دعویٰ سے کہتا ہے کہ میں گناہ سے بچتا ہوں وہ جھوٹا ہے۔ جہاں شیرینی ہوتی ہے وہاں چیونٹیاں ضرور آتی ہیں۔ اسی طرح نفس کے تقاضے تو ساتھ لگے ہی ہیں ان سے نجات کیا ہو سکتی ہے؟ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا ہاتھ نہ ہو تو انسان گناہ سے نہیں بچ سکتا۔"

مرے گناہ مجھے تجھ سے دُور لے جائیں
تجھے یہ بات کبھی دلپسند ہو نہ سکی
مَیں چاہتا ہوں کہ گر کر اُٹھوں تو پھر نہ گروں
مگر یہ راہ کبھی مجھ پہ بند ہو نہ سکی

ابو الاقبال

○

دے رہا ہے کون گھبرا کر مرے اندر صدا
کس نے میری اَن کہی باتوں کو چھُپ کر سن لیا

معصیت کاری سے میری توبہ' زیرِ بحث ہے
ایسی پَت جھڑ میں گل و لالہ نے کچھ ہنس کر کہا

لہر کے بپھرے ہوئے تیور مجھے راس آ گئے
ہاتھ پاؤں توڑ کر بھی جا رہا ہُوں تیرتا

جو مری پرواز کے حاسد بنے' حاسد رہے
اور مَیں اُڑتا رہا' اُڑتا رہا اُڑتا رہا

میرے بس میں ہی نہیں آئے مرے ہجر و وصال
چارہ گر کے پاس بھی چارہ نہیں اس روگ کا

آنسوؤں سے مَیں نے ان کے نام کچھ لکھّا تو ہے
اب پریشاں ہوں کہ یہ خط کون انہیں پہنچائے گا

مجھ سے جس جس کو شکایت ہے مبارک دو اسے
میرے لب پر آ نہیں سکتا کوئی شکوہ گلہ

گاہ اپنے کام پر مجھکو ندامت ہے نسیم
گاہ میرے دل کو ہوتی ہے خوشی لا انتہا

نسیم سیفی

خدا زمین و آسمان کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی۔ اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے اور خواہ خارجی اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے۔ اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔

کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے یہاں تک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افترا کر لیتا ہے۔

اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بد عملیوں کے سبب آتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

در حقیقت سود سے روکنا اسلام کے اعلیٰ ترین احکام میں سے ہے۔ اسلام یہ نہیں چاہتا کہ صرف چند لوگوں کے ہاتھ میں دولت جمع ہو جائے۔ اور باقی لوگ بھوکے مرتے رہیں بلکہ چاہتا ہے کہ سب کو ترقی کی دوڑ میں حصہ لینے کا یکساں موقعہ ملے اور تمدن اپنی صحیح بنیادوں پر قائم ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر قسم کے سودی کاروبار کو بند کیا جائے کیونکہ سود کا سب سے بڑا نقصان یہی ہے کہ امراء اس ذریعہ سے روپیہ حاصل کر کے ہر قسم کی تجارت اور صنعت و حرفت اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں اور دوسرے لوگ ان کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ پس سود ہی ہے جس نے اس زمانہ میں چند ہاتھوں میں دولت جمع کر دی ہے اور امراء اور غرباء میں ایک وسیع خلیج حائل ہو گئی ہے۔

دراصل اگر غور سے کام لیا جائے تو سود دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو مالدار آدمی اپنا مال بڑھانے کے لئے دوسرے مالداروں سے رقم لے کر ان کو ادا کرتا ہے۔ جیسے تاجر پیشہ لوگوں یا بینکوں کا دستور ہے۔ اور ایک وہ سود ہے جو غریب آدمی اپنی غربت کو پورا کرنے کے لئے کسی صاحب استطاعت سے قرض لے کر اسے ادا کرتا ہے۔ اسلام نے ان دونوں سودوں سے منع کیا ہے۔ اس سود سے بھی روکا ہے جو تجارت یا جائیداد کو فروغ دینے کے لئے مالداروں سے روپیہ لے کر انہیں ادا کیا جاتا ہے اور اس سود سے بھی منع کیا ہے جو غریب آدمی اپنی غربت سے تنگ آ کر کسی صاحب استطاعت سے قرض لینے کے بعد اسے ادا کرتا ہے اور نہ صرف ایسا سود دینے سے روکا ہے بلکہ لینے سے بھی منع کیا ہے۔ اور نہ صرف سود لینے دینے سے منع کیا ہے بلکہ گواہی دینے والوں اور معاہدہ لکھنے والوں کو بھی مجرم قرار دیا ہے۔

تاجر پیشہ لوگوں کے سود کے متعلق تو جب کوئی شخص سوال کرے۔ مثلاً اس کے پاس دس ہزار روپیہ ہے اور وہ اس سے دس لاکھ کما سکتا ہے۔ اگر وہ بینکوں یا دوسرے افراد سے روپیہ لے کر اسے ترقی نہ دے تو کیا کرے۔ ہم اسے آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ صبر کرے۔ دس ہزار روپیہ اس کے لئے کافی ہے۔ اسی پر گزارہ کرتا رہے مگر جس وقت یہ سوال پیش کیا جائے ایک غریب آدمی بھوک سے مر رہا ہے۔ کھیتی اس کی نہیں ہوئی۔ اناج اس کے گھر نہیں آیا۔ بارشیں وقت پر نہیں ہوئیں ایسی صورت میں اگر وہ اپنی زمین کے لئے روپیہ مانگتا ہے تو بغیر سود کے لوگ اسے نہیں دیتے۔ اب وہ کیا کرے۔ اگر وہ بیل نہ خریدے تو پھر کھیتی کا کام کس طرح کرے گا۔ یا عمدہ بیج نہ لے گا تو وہ اور اس کے بیوی بچے کہاں سے کھائیں گے اس کے لئے ایک ہی صورت ہے کہ وہ روپیہ قرض لے۔ مگر جب لوگ اسے بغیر سود کے قرض نہ دیں تو وہ کیا کرے۔ جب یہ سوال پیش کیا جاتا ہے تو اس کا جواب دینا ذرا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور در حقیقت یہی وہ سود ہے جس کے حالات اور کوائف سننے کے بعد انسان حیرت میں پڑ جاتا ہے کہ وہ کیا جواب دے۔ مالدار آدمی کو تو ہم فوراً یہ جواب دے سکتے ہیں کہ سود پر روپیہ مت دو۔ اگر تمہارے پاس دس ہزار روپیہ ہے تو اسی پر کفایت کرو۔ مگر ایک غریب آدمی کو ہم یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اسی حالت پر کفایت کرو۔ اس کو تو ایک ہی جواب دیا جا سکتا ہے کہ بھوکے رہو اور مر جاؤ۔ مگر یہ کوئی ایسا معقول جواب نہیں جس سے ہمارے نفس کو تسلی ہو یا سائل کے دل کو اطمینان حاصل ہو۔ پس ہمیں دیکھنا چاہئے کہ اسلام نے اس کا کیا حال رکھا ہے۔ اس نکتہ نگاہ سے اگر اسلامی تعلیم پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک غریب آدمی تو ایسا ہوتا ہے جس کے پاس روپیہ نہیں ہوتا۔ مگر جائیداد ہوتی ہے۔ اس کے لئے تو یہ صورت ہے کہ وہ جائیداد رہن رکھے اور روپیہ لے۔ مگر ایک ایسا غریب ہوتا ہے جس کے پاس جائیداد بھی نہیں ہوتی جسے وہ رہن رکھ سکے۔ یا اگر جائیداد ہوتی ہے تو وہ اس قسم کی ہوتی ہے کہ اگر وہ اسے رہن رکھ دے تو اس کا کاروبار بند ہو جاتا ہے۔ مثلاً زمیندار ہے۔ اگر وہ اپنی زمین رہن رکھ دیتا ہے تو وہ کھیتی باڑی کہاں کرے گا۔ اپنے مکان کی چھت یا صحن میں تو وہ کر نہیں سکتا۔ ان حالات میں اسلام نے یہ رکھا ہے کہ ایک طرف تو اس نے امراء پر ٹیکس لگا دیا جس سے غرباء کی امداد کی جا سکتی ہے۔ اور دوسری طرف اس نے یہ کہا ہے کہ جب ٹیکس سے بھی کسی غریب کی ضرورت پوری نہ ہو تو اس کے دوست 'واقف کار' یا محلہ والے اسے قرض حسنہ دیں۔ (۔) کے ماتحت کشائش تک اسے واپسی کی مہلت دیں۔ تاکہ وہ اطمینان سے اپنی حالت درست کر سکے۔ یہ صورت ایسی ہے جس پر اسے سود پر روپیہ لینے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ اس کی احتیاج پوری ہو جاتی ہے۔

وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ آج کل سود کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی وہ جھوٹ بولتے ہیں صحابہؓ کے زمانہ میں جبکہ دو دو کروڑ روپیہ ایک ایک شخص کے پاس ہوتا تھا کیا سودی کاروبار ہوا کرتا تھا۔ سود کو تو وہ حرام سمجھتے تھے۔ پس یہ غلط ہے کہ سود کے بغیر مال میں ترقی نہیں ہو سکتی۔

پھر اسلام نے اگر ایک طرف سود سے منع کیا ہے تو دوسری طرف زکوۃ اور وراثت کے طریق کو جاری کیا ہے۔ اس ذریعہ سے دولت کسی خاص خاندان میں جمع نہیں رہ سکتی۔ بلکہ جو محنت کرے وہی مالدار ہو سکتا ہے۔ اور غریبوں کے راستہ میں کوئی روک نہیں رہتی۔ غرض سود کی حرمت کا مسئلہ ایک نہایت ہی حکیمانہ مسئلہ ہے اور اسلام نے اسے ایسا ناپسند کیا ہے کہ جو شخص سود لے اس کے اس فعل کو وہ خدا تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ٹھہراتا ہے۔ گویا اسے بغاوت کے جرم میں داخل کرتا ہے اور جس طرح باغی ملک پر بادشاہ چڑھائی کرتے ہیں اسی طرح سود لینے والوں کے متعلق فرماتا ہے کہ اگر تم اس سے باز نہیں آؤ گے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ تم نے اس کی بغاوت کی ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ۱۲ فروری ۱۹۵۱ء کو فرمایا۔

"جو نصائح کی جا سکتی ہیں وہ تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں گی اور پھر وہ مختلف حالات میں بدلتی بھی رہتی ہیں۔ مگر اس زمانے میں سب سے بڑی ضرورت سچائی کی ہے۔ انبیاء نے اس پر خاص زور دیا ہے اور انسانی اخلاق کا یہ ایک بنیادی حصہ ہے۔ سچائی اور راستی پر کوئی ایسا وقت نہیں آیا جب اس کی ضرورت نہ سمجھی گئی ہو۔ بلکہ کفار کے نزدیک بھی یہ چیز بڑی قیمتی سمجھی جاتی تھی۔ اور شائد ہی کسی زمانے میں اسے ترک کرنا جماعتی اور سیاسی طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ مگر اس زمانہ میں سیاسی اور قومی مفاد کے لئے جھوٹ کو جھوٹ سمجھا ہی نہیں جاتا۔ بلکہ اسے ایک نہایت ضروری چیز قرار دیا جاتا ہے۔ اور یہ مرض اس قدر پھیل گیا ہے کہ ہمارے ملک میں لوگ بڑے اطمینان کے ساتھ قسمیں کھا کھا کر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس بات پر ناراض بھی ہوتے ہیں کہ ہمارے اس جھوٹ کو سچ تسلیم کیوں نہیں کیا جاتا۔ عدالتوں میں پہلے یہ رواج تھا کہ گواہ کے ہاتھ میں قرآن کریم دے کر قسم لیتے تھے اور اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ قرآن کریم میں جو وعید نازل ہوئے ہیں انہیں مدنظر رکھتے ہوئے میں قسم کھاتا ہوں اور اگر میری قسم جھوٹی ہو تو مذکورہ وعید اور سزائیں مجھے ملیں۔ لیکن ان گواہوں میں سے کئی ایسے ہوتے تھے جو قسم کھا کر بھی جھوٹ بولتے تھے۔ مرزا سلطان احمد صاحب (وفات یافتہ) جو ہمارے بڑے بھائی تھے۔ اور ای۔ اے۔ سی۔ تھے وہ اپنا تجربہ سنایا کرتے تھے کہ جتنا کوئی قرآن کریم ہاتھ میں لے کر جوش سے گواہی دیتا تھا۔ میرے تجربہ میں وہ اتنا ہی جھوٹا ہوتا تھا۔ وہ ایک لطیفہ سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص جو میرا اچھا واقف تھا۔ اس کا مقدمہ میرے سامنے پیش ہوا۔ وہ کہنے لگا مجھے کوئی اور تاریخ دی جائے۔ کیونکہ جو گواہ میں نے پیش کرنے تھے وہ فلاں فلاں وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتے۔ میں نے ہنس کر کہا کہ میں تو تمہیں عقل مند اور ہوشیار آدمی خیال کرتا تھا۔ لیکن اب میری طبیعت پر یہ اثر ہوا ہے کہ تم بیوقوف ہو۔ وہ کہنے لگا کیوں۔ میں نے کہا گواہوں کے لئے جگہ اور وقت کی کیا ضرورت ہے۔ اگر تمہاری جیب میں کچھ ہے تو روپیہ۔ اٹھنی دے کر بعض آدمی گواہی کے لئے لے آؤ۔ چنانچہ وہ باہر چلا گیا اور عملی طور پر تھوڑی دیر میں ہی گواہ لے آیا۔ گواہی لیتے ہوئے میں ہنستا بھی جاؤں اور مذاق بھی کرتا جاؤں وہ لوگ قرآن کریم سر پر رکھ کر اور قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ واقعہ یوں ہوا ہے۔ حالانکہ تھوڑی دیر ہوئی میں نے خود مدعی کو اس غرض کے لئے باہر بھیجا تھا۔ کہ وہ کچھ دے دلا کر چند گواہ لے آئے۔ جب وہ گواہی دے چکے تو میں نے انہیں پکڑا اور کہا کہ تم بڑے کذاب ہو۔ تمہیں واقعہ کا علم ہی نہیں۔ لیکن محض چند ٹکوں کی وجہ سے تم اتنا جھوٹ بول رہے ہو۔ کہ قرآن کریم کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اب جس (۔) کی یہ حالت ہو اس کا کہنا کہ ہم کامیاب کیوں نہیں ہوتے بالکل غلط بات ہے۔ دنیا میں وہی قومیں جیتا کرتی ہیں جن میں صداقت ہوتی ہے۔

میں عیسائی دنیا کو دیکھتا ہوں کہ انہوں نے مشق کے ساتھ اپنے اندر سچائی کی اتنی عادت پیدا کر لی ہے کہ جہاں حکومت کی خاطر وہ ہر قسم کا جھوٹ بول لیتے ہیں وہاں جب ذاتیات کا سوال آتا ہے تو وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ امریکہ کا کیریکٹر زیادہ اچھا ثابت نہیں ہوا۔ امریکہ کا کیریکٹر کمزور ہے۔ کیونکہ انہوں نے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ صباح الدین احمد

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب حضرت بانی سلسلہ کے لخت جگر کا ایک واقعہ ایسا ہے جس سے آپ کی شخصیت کے مختلف پہلو سامنے آتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا میرے والد محترم خلیفہ صلاح الدین احمد وفات یافتہ سے بہت تعلق تھا۔ والد صاحب بے حد احترام کے ساتھ ساتھ حضرت میاں صاحب سے دوستی کا تعلق بھی رکھتے تھے۔ میں نے جائزہ لیا کہ اس تعلق میں ہمیشہ حضرت میاں صاحب کے احترام کا پہلو غالب رہا۔ محترم ابا کا ذکر آگیا ہے تو کچھ ان کے بارے میں بھی عرض کردوں۔ باپ تو سب کے ہی ہوتے ہیں اور بہت ہی پیارے ہوتے ہیں ہمارے ابا ایک بہت ہی پیارے شفیق باپ کے علاوہ اپنی اولاد کے گہرے دوست بھی تھے۔ بچوں پر سختی کبھی نہ کرتے ایسے پیارے اور اچھوتے رنگ میں نصیحت کرتے کہ وہ بات دل کو لگ جاتی اور ذہن میں پختہ ہو جاتی خصوصاً رات کھانے کے بعد محترم ابا کی سربراہی میں ہمارے گھر میں سب کی بیٹھک ہوتی بزرگوں کے واقعات اور علمی نکات اٹھا کر مختلف باتیں ذہن نشین کرواتے۔ جیسے تعلق باللہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے جانشینوں سے پیار اور اطاعت کی اہمیت وغیرہ۔

یہ باتیں کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں اصل میں جو بات بیان کرنی مقصود ہے اس طرف آتا ہوں۔ ایک روز حضرت میاں شریف احمد صاحب ہمارے ہاں تشریف لائے خلاف عادت نہایت مضمحل اور اداس ابا نے ناسازی طبع کو محسوس کرتے ہوئے طبیعت کے متعلق پوچھا حضرت میاں صاحب خاموش رہے۔ پھر معمول کے مطابق باتیں ہوئیں اسی دوران حضرت میاں صاحب کی حالت غیر ہو گئی زارو قطار رو رہے تھے تڑپتے تھے۔ استغفار کرتے تھے (اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا) بار بار پڑھتے تھے کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کیا ہوا ہے ابا بہت پریشان تھے ادویہ دیں جو کچھ ہو سکتا تھا کیا لیکن معلوم نہیں ہوا کہ کیا ہوا ہے کچھ دیر بعد قدرے حالت بہتر ہوئی حضرت میاں صاحب واپس تشریف لے گئے ابا جب گھر چھوڑ کر واپس آئے تو انہوں نے بتایا کہ کچھ معلوم نہیں ہوا کیا ہے۔

اگلے روز حضرت میاں صاحب تشریف لائے ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ تھا۔ سب کو بلایا اکٹھا کر کے مٹھائی کھلائی آپ کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ بہت بڑا خزانہ مل گیا ہے۔ چہرہ کی سرخی پھوٹ پھوٹ کر انتہائی خوشی کی منادی کر رہی تھی۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ کل کوئی غلطی ہو گئی تھی آج اس کا ازالہ ہو گیا ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے قدرے خفگی کا اظہار فرمایا تھا حضرت امام جماعت الثانی کا یہ انداز میرے لئے انتہائی دکھ اور قلق کا موجب تھا میں خدا تعالیٰ سے معافی مانگتا رہا تھا اور نادم تھا کہ میری وجہ سے حضرت امام جماعت کو تکلیف ہوئی۔ لیکن آج صبح حضرت صاحب نے مجھے طلب فرمایا اور مجھے پیار کیا اور فرمایا کہ میرا مقصد توجہ دلانا تھا۔ میں ناراض نہیں ہوں۔

حضرت صاحب کے ان فقرات نے حضرت میاں صاحب کی کایا پلٹ دی اس واقعہ سے کئی باتیں اخذ ہوتی ہیں کہ

۱۔ حضرت میاں صاحب امامت کے کتنے فرمانبردار اور اطاعت گزار تھے۔ کہ امام جماعت کی ناراضگی ان کے لئے ناقابل برداشت تھی۔

۲۔ امام جماعت کی ناراضگی کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی خیال کر کے استغفار اور توبہ کر رہے تھے۔

۳۔ حضرت میاں صاحب کی نظر میں امامت کا مقام کتنا بلند اور اس کی کتنی قدرو قیمت تھی؟ اور سلسلہ کے کاموں کی اہمیت کا کتنا زبردست احساس تھا کہ باوجود موعود اولاد ہونے کے اپنی ذات کو کوئی اہمیت نہ دی نہ ہی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا چھوٹا بھائی ہونے کا اپنے دل میں کوئی زعم پیدا ہونے دیا

۴۔ پھر امام جماعت کی خوشنودی کو اپنی سب سے بڑی خوشی قرار دیا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دونوں جہانوں کے خزانے مل گئے اس واقعہ سے ہم سب کے لئے ایک سبق ہے کہ امامت کی اطاعت امام جماعت کی خوشنودی اور نظام سلسلہ کا احترام ہی ہمارے دین و دنیا کو سنوار سکتے ہیں۔

دوسرا واقعہ جو میں یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے حضرت میاں صاحب کی شخصیت کے کئی پہلو نمایاں ہوتے ہیں ایک مرتبہ جبکہ خاکسار طالب علم تھا۔ جون و جولائی کا مہینہ تھا سکول میں رخصتیں تھیں۔ حضرت میاں صاحب تشریف لائے کچھ دیر تشریف فرما ہو کر محترم ابا سے گفتگو فرماتے رہے پھر مجھے فرمایا کہ میں نے احمد نگر زمین پر جانا ہے میرے ساتھ چلو حضرت میاں صاحب مجھے ساتھ لے کر پہلے دفتر اصلاح و ارشاد میں تشریف لے گئے وہاں سے کچھ کام وغیرہ کے بارے میں

باقی صفحہ ۶ پر

فیض محمد صادق ایڈووکیٹ۔ لندن

بشکریہ جنگ لندن

پاکستان میں اصلاحات کی ضرورت

گزشتہ ایام میں ایدھی صاحب نے درست بیان دیا تھا کہ پاکستان میں کسی خمینی کی ضرورت ہے۔ جس طرف آپ نظر دوڑائیں آپ کو جنگ کی بنیادوں پر اصلاحات کی ضرورت نظر آتی ہے۔ پاکستان میں جو پارٹی بھی برسراقتدار آتی ہے اگرچہ وہ ملک کو ترقی کی راہ پر ڈالنے کے دعوے کرتی ہے مگر اس پارٹی کے جانے کے بعد جو بھی پارٹی آتی ہے وہ پچھلی حکومت کو برا بھلا کہتی ہے۔ اکثر یہ باتیں ہوتی ہیں کہ پچھلی حکومت خزانے خالی کر گئی' ملک کی معیشت تباہ کر گئی' اپنی تجوریاں بھر گئی' نہ صرف یہ بلکہ پچھلی حکومت کے خاص خاص عہدیداروں اور طرف داروں کے خلاف مقدمات کی فائلیں کھولنا شروع کر دیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جو پارٹی حکومت میں نہیں آتی وہ حکومت کی مخالفت میں پورا زور لگانے لگ جاتی ہے کہ کس طرح یہ حکومت کو چھوڑیں اور ہم حکومت سنبھالیں۔

اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات کھلم کھلا نظر آتی ہے کہ ہر بڑی پارٹی کرسی کے پیچھے ہوتی ہے۔ حکومت کرنے کی کوشش میں بہت کچھ کیا جاتا ہے۔ اپوزیشن کو بھی حکومت میں آنے کی جلدی ہوتی ہے' کبھی پہیہ جام ہڑتال' کبھی یوم نجات' کبھی جلسے' کبھی جلوس ......

کچھ عوام حکومت کے ساتھ ہوتے ہیں اور کچھ مخالف پارٹی کے ساتھ ... لاٹھیاں برستی ہیں تو کارکنوں پر' گولی کا نشانہ بنتے ہیں تو عوام' بعض لوگ ایسے ہیں جو پیسے میں کھیلتے ہیں بعض ایسے ہیں جو روٹی مکان کو ترستے ہیں۔

پاکستان اسلامی ملک ہے جو باتیں اسلام نے سکھائی تھیں وہ آج یورپی ملکوں نے اپنا لی ہیں۔ پاکستان کو آج جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کون پوری کرے گا؟ مذہبی اور سیاسی دشمنی میں عوام پس رہے ہیں' جس طرف بھی آپ نگاہ دوڑائیں اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے۔ غربت فراڈ' قتل و غارت' چوری ڈاکہ زنی' کسی کی عزت یا جان محفوظ نہیں ......

عدالتوں کی طرف نگاہ ڈالیں تو کیسوں کی بھرمار ہے۔ کتنا کتنا وقت اور روپیہ لوگوں کا ضائع جاتا ہے۔

محکمہ پولیس میں انسان کو انسان نہیں سمجھا جاتا۔ اکثر لوگ قانون کی پیچیدگیوں سے ناواقف اور سیدھے سادے ہیں۔ تھانے کے اندر جاتے ہی ڈر لگتا ہے۔ رپورٹ لکھوانے کے لئے سفارشوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جا بجا رشوت چلتی ہے جن کو پکڑتے ہیں ان سے پوچھ گچھ کے لئے طرح طرح کا سلوک کرتے ہیں اکثر و بیشتر مظالم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پولیس کے ہتھکنڈوں نے لوگوں کے دلوں میں خوف و ہراس پیدا کر رکھا ہے۔

ہسپتالوں میں دیکھیں تو بے انتہا بھیڑ ہے۔ برآمدے مریضوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ جو ڈاکٹر مشہور ہیں انہوں نے پرائیویٹ کلینک کھول رکھے ہیں جہاں لوگ مجبوراً جاتے ہیں اور بھاری فیسیں ادا کرتے ہیں۔

ریل کا نظام ہے تو وہ بگڑا ہوا ہے۔ ڈبے گندے اور ٹوٹے ہوئے کوئی ریل ہو گی جو شاید وقت پر چلتی اور وقت پر پہنچتی ہو گی۔ اکثر اوقات انتشار ہوتا ہے کہ کندھے سے کندھا ٹکراتا ہے۔ بیٹھنے کو سیٹ نہیں ملتی گرمیوں میں سخت گرمی سے دم گھٹا جاتا ہے اور سردیوں میں کھڑکیاں ہیں کہ بند نہیں ہوتیں۔ کھڑکیوں اور دروازوں کے شیشے ٹوٹے ہوئے' قلیوں کو پیسے دے کر لوگ سیٹ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

بچوں کو سکول اور کالجوں میں داخل کرانا مشکل' اچھے اچھے طالب علم داخلہ نہ ملنے کی وجہ سے پڑھ نہیں پاتے جو پڑھ پاتے ہیں ان کو نوکریاں نہیں ملتیں۔ آوارگی جا بجا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اسلحہ کی بھرمار ہے۔ وہاں انسان کی کوئی قدروقیمت نہیں۔

کبھی پانی ٹونٹیوں میں نہیں' کہیں بجلی کی گھنٹوں تک لوڈشیڈنگ ہے۔ جو حکومت آتی ہے اپنے حامیوں کو آسامیوں پر لگاتی ہے کسی کی کدھر منتقلی ہو رہی کسی کی کدھر جو امیدوار بھی ایم این اے یا ایم پی اے کی سیٹ حاصل کر لیتا ہے وزیر بننے کے لئے بھاگ دوڑ شروع ہو جاتی ہے کہ کرسی مل جائے۔ ہر جگہ کرسیوں کا چکر ہے۔ ہر پارٹی ملک کی تقدیر سے کھیلتی ہے اور حکومت قائم رکھنے کے لئے جائز ناجائز حربے استعمال کرتی ہے۔ الیکشن کے دنوں میں پانی کی طرح پیسہ بہاتے ہیں' ملک سے رشوت' بھوک' ناانصافیاں ختم کرنے کے وعدے کرتے ہیں مگر جب حکومت آجاتی ہیں تو ان کے پاس ان کاموں کے لئے وقت نہیں ہوتا۔

آبادی کو دیکھ لیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ چند سالوں کے بعد حالت کنٹرول سے باہر ہو جائے گی۔ کسی کو مروانا ہو تو تھوڑے ہی پیسوں میں کام ہو جاتا ہے۔ پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے۔ مسلمان کئی فرقوں میں بٹے ہیں۔ ایک فرقہ دوسرے فرقے کا مخالف ہے' ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ جو کسی فرقے میں فرنٹ لائن میں ہوتے ہیں ان کی

باقی صفحہ ۷ پر

آپ کا خط ملا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ منور احمد ملک صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔

محترم سیفی صاحب

غالباً ایک مہینہ کا عرصہ گزرا ہو گا آپ نے الفضل میں اباجان حضرت ملک غلام فرید صاحب کی سیرت کے کچھ پہلوؤں پر تحریر کرتے ہوئے دینی خدمت کے سلسلہ میں خاص طور پر تشریح القرآن انگریزی کا ذکر کیا تھا۔ اسی ضمن میں ایک اور علمی کارنامہ جو اباؔ جان نے سرانجام دیا اور ابھی تک منظر عام پر نہیں آیا اور صرف چیدہ چیدہ دوستوں کو ہی علم ہے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ جیسے علم دوست اور عالم احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی ہو گی کہ انہوں نے قرآن کریم کی ایک مکمل انگریزی ڈکشنری بھی لکھی ہے جو (۱۷) سترہ سال کی دن رات محنت کے بعد مکمل ہوئی۔ ۱۹۵۲ء میں یہ کام شروع ہوا اور ۱۹۶۹ء میں اس کا قلمی مسودہ مکمل ہوا۔ لیکن اس کے بعد حضرت اباجان کی کمزوری صحت کی وجہ سے اس کو باقاعدہ ٹائپ کروا کر ماسوائے کچھ صفحات کے اس پر نظر ثانی نہ کر سکے۔ ان کی وفات کے بعد اس کام کو مکمل کرنے کی ذمہ داری میں نے سنبھال لی۔ یہ بہت ہی محنت طلب اور وقت طلب کام تھا اور اس کام کی نوعیت کے لحاظ سے کوئی پریس باوجود بہت کوشش کے اس کتاب کو شائع کرنے پر راضی نہ ہوا۔ بہت مشکل پیش آئی۔ قریباً ایک ہزار صفحات پر مشتمل یہ ڈکشنری ہو گی۔ دو صفحات بطور نمونہ آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ موجودہ شکل میں لانے کے لئے کئی مراحل پر اس کی پروف ریڈنگ کی گئی جس کے لئے میری بہنوں اور کچھ عربی اور انگریزی دانوں نے بھی میری مدد کی جس کے لئے ان کا بہت مشکور ہوں اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزاء دے۔ اب قریباً ۱۳ سال کی لگاتار محنت کے بعد آخری پروف ریڈنگ کے دور سے گزر رہی ہے۔ عربی کے الفاظ کو کمپیوٹر کے ذریعہ شامل کیا گیا ہے لیکن اعراب ہاتھ سے آپ لگائے جا رہے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کو بھی کچھ صفحات بھجوائے تھے اور انہوں نے بہت خوشنودی کا اظہار کیا اللہ نے چاہا تو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی رہنمائی میں اور مشورہ کے بعد یہ ڈکشنری کتاب کی شکل میں کچھ ماہ میں چھپ سکے گی۔

آپ سے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو مکمل کرنے کی مجھے توفیق عطا کرے۔

چوہدری عبدالحمید صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:

آج سے قریباً ۴۵ برس قبل میں ایمرسن کالج میں ایف۔ ایس۔ سی کا طالب علم تھا اپریل ۱۹۵۰ء میں میں نے فرسٹ ایئر کا امتحان دینا تھا اس موقع پر میرے بڑے بھائی مکرمی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے کیمبرج انگلینڈ سے جہاں ان دنوں وہ پی۔ ایچ ڈی کے لئے تیاری کر رہے تھے ۶۔ اپریل ۱۹۵۰ء کو مجھے ایک نہایت ہی نصیحت آموز خط تحریر فرمایا تھا۔ میں اس خط کی نقل لکھ رہا ہوں تا ہمارے احمدی طلباء ان نصائح سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے لئے مشعلِ راہ بنا سکیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام کا خط

"اباجان کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کا امتحان ۱۸۔ اپریل سے شروع ہے۔ میں یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ کو شاباش کہوں اور آپ کی ہمت بڑھاؤں کہ آپ کوشش کریں کہ اس بار کم از کم آپ کا نمبر سب سے آگے ہو۔ شاید یہ خط آپ کو ۱۳/۱۲ کے قریب ملے گا جب امتحان ۵ چار دن رہ گیا ہو گا اور آپ کی تیاری ہو چکی ہو گی۔ اگر تیاری خاطر خواہ نہ بھی ہوئی ہو تو بھی آپ گھبرائیں نہیں۔ امتحان جہاں تیاری پر منحصر ہوتے ہیں اس کے علاوہ

Keeping your wits about you

پر بھی انحصار رکھتے ہیں جو چیزیں آپ کو اچھی طرح آتی ہوں ان سے فائدہ اٹھانا امتحان میں ضروری ہوتا ہے۔ میں اور سب لوگ آپ کے لئے دعائیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی بخشے۔

آپ کو شاید اس وقت تو یہ مضمون حساب فزکس کیمسٹری وغیرہ بیکار معلوم ہوتے ہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ ان میں Top پر رہنے میں دو Points ہوتے ہیں۔

(۱) اگر آپ ان مضمونوں میں بہتر سے بہتر نتیجہ دکھائیں تو اگرچہ آپ کی ان میں دلچسپی نہ بھی ہو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ محنت کر سکتے ہیں اور دوسرے کہ آپ ذہین ہیں۔ زندگی میں کامیابی محنت اور ذہانت سے ہے۔ ایک معمولی کلرک بن جانا یا معمولی دوکاندار بن جانا یا معمولی مکینک بن جانا ہمیں یا آپ کو خوش نہیں کر سکتا۔ زندگی Ambition (مقصد) کا نام ہے اور وہ Ambition کیا ہے سب سے چوٹی پر رہنا۔ جس شخص کی زندگی میں Ambition نہیں وہ مردہ ہے۔ ماں باپ کسی کے کام نہیں آسکتے۔ ہر شخص نے اپنی زندگی خود بنانی ہوتی ہے۔ آپ کی عمر میں انسان کو احساس نہیں ہوتا کہ وقت کس طرح خرچ کرنا چاہئے۔ زندگی بھر میں کون سی چیزیں کام آئیں گی۔ لیکن محنت کی عادت ایسی چیز ہے کہ اگر ایک بار پڑ جائے تو کامیابی آپ کے قدم چومتی ہے۔ محنت کرنا کوئی آسان چیز نہیں۔ بہت کڑوی چیز ہے جی کرتا ہے کہ یہ مصیبت ہے۔ لوگ مزے کر رہے ہیں۔ یاد رکھیں جو لوگ اس عمر میں مزے کرتے ہیں وہ ساری عمر روتے رہتے ہیں۔ مزے کرنے کا بھی وقت ہو اور کام کرنے کا بھی وقت ہو تو زندگی حسین ہوتی ہے آپ کا مطمحِ نظر یہ ہونا چاہئے کہ آپ رات کو جب سوئیں تو سونے سے پہلے یہ سوچیں کہ کیا آپ کا دن اچھا گزرا ہے پڑھنے کے وقت آپ پڑھے ہیں کھیلنے کے وقت کھیلے ہیں۔ یاد رکھیں ہم بہت غریب ہیں ہمارے پاس سوائے محنت اور ذہانت کے کچھ نہیں کہ اونچے چڑھ سکیں لیکن گھر میں ننھوں سے لڑنا یا ناراض ہونا زندگی کا نام نہیں۔ آپ کے سامنے ہزاروں میدان ہیں آپ محنت کریں تو کل پرائم منسٹر ہو سکتے ہیں بڑے سے بڑے سیٹھ ہو سکتے ہیں بڑے سے بڑے مکینک ہو سکتے ہیں۔ ایک بار عزم کریں اور پھر محنت اس وقت آپ کے سامنے Studies (تعلیم) کا میدان ہے آپ یقیناً اس قابل ہیں کہ آپ سب کو پیچھے چھوڑ سکیں۔ اگر پہلے وقت ضائع ہو گیا ہے تو کوئی ہرج نہیں عزم کے ساتھ کیا ہوا دو دن کا کام لوگوں کے مہینوں کے کام سے بہتر ہوتا ہے۔

(۲) آپ کی تعلیم کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ ریاضی، فزکس وغیرہ آج کی دنیا کی کلید ہیں، بجلی، موٹریں، انجینئرنگ سب کچھ ریاضی کے بغیر ناممکن ہے۔ یہ لوہا کیسے بنتا ہے یہ کاریں کیسے چلتی ہیں آپ کی عمر کے بچے یہاں خود ریڈیو سیٹ اور کار بناتے ہیں آپ بھی سب کچھ کر سکتے ہیں صرف چھوٹی چیزوں کا خیال چھوڑ دیں۔ بہت بڑی چیزیں آپ کے سامنے ہیں اگر آپ کا رجحان کسی خاص طرف ہو تو مجھے لکھیں میں آپ کو کتابیں بھیجوں گا لیکن اس وقت اللہ کا نام لے کر امتحان دیں اور اس میں اعلیٰ منزل پر پہنچیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ کوشش کریں کہ آپ کے والدین آپ سے خوش ہوں آپ کی طبیعت میں کوئی چھوٹی چیز نہ ہو"۔

خاکسار آپ کا بھائی

عبدالسلام

مائیں اپنے آپ کو بااخلاق بنائیں

بعض لوگ بچوں کو چڑاتے ہیں اور ان کے سامنے ہاتھ اٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ماروں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک دو دفعہ کے بعد بچہ بھی وہی شکل بنا کر اسی طرح ہاتھ اٹھا کر کہنے لگ جاتا ہے "ماروں" بعض احمق بچوں کو پیار سے گالیاں دیتے ہیں۔ بچے بھی آگے سے اسی طرح گالیاں دینے لگتے ہیں۔

بعض عورتیں اپنے بچوں سے ہمیشہ منہ بنا کر اور تیوری چڑھا کر بات کرتی ہیں تو ان کے بچے بھی منہ پھلا کر بات کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف جو عورتیں ہنس مکھ ہوں بچوں سے نیک سلوک کی عادی ہوں ان کی اولاد بھی ویسی ہی ہنس مکھ ہوتی ہے۔

ماؤں کو چاہئے کہ بچوں سے ایسا سلوک کریں جس کی نقل کرنے پر وہ ساری عمر ذلیل و خوار نہ ہوں۔ ہمیشہ کے لئے ان کے اخلاق درست ہو جائیں۔ (الفضل ۳۔ ستمبر ۱۹۱۳ء)

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۱۹۔ مارچ ۱۹۵۴ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRI[illegible] March 19, 1954. [illegible] Cables Ahmadiyya

the TRUTH

THE FIRST [illegible] NEWSPAPER (WEEKLY) IN NIGERIA

Vol.III No. 16 — Price ONE PENNY

Attack On The Supreme Head Of Ahmadiyyat Has Put The Whole Muslim World To Shame

Ideological Differences Cannot Be Settled With Bullets And Daggers

By Our Rabwah Correspondent

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ☆.☆.☆ ○ ☆.☆.☆ ○ ☆.☆.☆ خواجہ عبدالغفار ڈار

خواجہ میر عبدالمنان

میر عبدالمنان صاحب اور ان کے چھوٹے بھائی خواجہ محمد عبداللہ صاحب دونوں قادیان میں زیر تعلیم رہے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ہی گھر میں پرورش پائی چنانچہ ان کے خاندان کے افراد سے بھی ان کا تعلق بالکل بھائیوں اور سگے عزیزوں والا ہے۔ رشتے میں خاکسار ان دونوں بھائیوں کا ماموں زاد بھائی ہے اور حضرت خواجہ صاحب میرے پھوپھا ہوا کرتے تھے۔ میر عبدالوہاب اور خواجہ عبدالسلام اور ایک ہمشیرہ امتہ الرحمان صاحبہ ان کی آسنور کشمیر میں ہے جو وادی کشمیر کی سب سے پرانی اور بڑی جماعت احمدیہ ہے ایک اور بہن ان کی اسلام آباد میں بقید حیات ہے اور ایک بہن ربوہ میں ہے تین بیٹے چار بیٹیاں خدا کے فضل سے برسر روزگار ہیں۔

میر عبدالمنان نے دسویں تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم حاصل کی اور قادیان میں ہی حضرت امام جماعت احمدیہ اول کے گھر میں جاری مطب میں کچھ عرصہ کام کیا اور کافی عرصہ نور ہسپتال میں کام کرتے رہے پارٹیشن کے بعد ادھر ادھر پریشان حالی کے بعد ان دونوں بھائیوں نے تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے ایک گاؤں مجن میں رہائش اختیار کی اور جو ممکن ہوا وہاں کاروبار کرتے رہے۔ میر عبدالمنان صاحب کا ذکر خیر اس وقت مقصود ہے۔ انہوں نے پرائیویٹ ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کیا تھا اور کئی سال اس جگہ کام کرنے کے بعد ربوہ محلہ دارالصدر غربی میں مکان بنا کر بچوں کو پڑھایا ان کی شادیاں کیں جو بفضلہ تعالیٰ اپنی اپنی جگہ آباد ہیں۔ میر عبدالمنان صاحب کی اہلیہ میری دودھ بہن ہے اب یہ دونوں میاں بیوی گزشتہ کئی سال سے جرمنی میں جا آباد ہوئے تھے جہاں سے یہ دونوں جلسہ سالانہ لندن میں بھی آکر شرکت کرتے تھے میری آخری ملاقات ان دونوں عزیزوں سے ١٩٩١ء کے جلسہ سالانہ لندن میں ہوئی ہے اس کے بعد کا رابطہ گاہ بگاہ خط و کتابت سے قائم تھا ڈیڑھ دو ماہ قبل میر عبدالمنان صاحب کی بیماری کی خبر آئی پھر وہ ہسپتال میں داخل ہوئے انہوں نے پاکستان اپنے بچوں کو خود لکھا کہ

"میری آناً فاناً بیماری اور حملہ اس قدر تیزی کا ہوا کہ بغیر کسی تکلیف درد کے یک دم جسم تحلیل ہوا...... جرمن سپیشلسٹ ڈاکٹر کسی نتیجے پر نہیں پہنچے وہ کہتے ہیں کہ پھیپھڑوں کی انفیکشن بیماری کا سبب ہے..... ہسپتال میں رکھ کر نت نئے ٹیسٹ اور تجربات کئے جا رہے ہیں علاج میں حتی الوسع کوئی کمی کوئی کوتاہی کی صورت نہیں رہنے دیتے باقی موت کا تو علاج ہی کوئی نہیں جس کے بارے میں باری تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے مرنا ہر ایک نے ہے...... کوئی چھٹکارے کی صورت نہیں ...... اس کے لئے دلیری ہمت حوصلہ بہتر ہے..... بے صبری وغیرہ سب نافرمانی بنتی ہے دین کے احکامات پر کاربند ہو کہ اللہ کے حکم کو بسرو چشم تسلیم کیا جائے تو وہ رضائے باری تعالیٰ بنتی ہے"

میر عبدالمنان صاحب نے اپنے بچوں کے نام ہسپتال سے اس خط میں مزید لکھا "میری بچیو میری ان باتوں پر پہلے سے ہی غور کر رکھو اللہ سے صبرو تحمل مانگو اگر پورے ایمان اور وثوق سے اس کی طرف رجوع کرو گے تو وہ تمہاری طرف رجوع برحمت ہو گا اور مجھ پر بھی اپنے فضل و کرم و عنایات کا نزول فرمائے گا اور کوئی کنج جوار رحمت عطا فرمائے گا آمین میری بچیو! دنیا اس طرح چلتی آئی ہے چلتی رہے گی یہ امر الٰہی ہے یہ ٹل نہیں سکتا" میر عبدالمنان صاحب کا یہ مفصل خط ان کی بچیوں نے فوٹوسٹیٹ بنا کر محفوظ کیا ہوا ہے اس خط کے بعد جلدی ہی انہیں ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا اور گھر پہنچ کر جلدی ہی ان کی حالت بگڑ گئی اور اسی دن ہسپتال میں دوبارہ داخل کیا گیا اور جلدی ہی اپنے جملہ لواحقین کو داغ مفارقت دے کر اپنے خالق و مالک کے حضور پیش ہوئے۔

عزیزم عبدالمنان صاحب مجھ سے چار پانچ سال چھوٹے تھے ان کے بقول میں ان کا سرپرست رہا ہوں ہمارا شروع سے باہم پیار تھا جو آخر دم تک بفضلہ تعالیٰ برقرار رہا میں اپنے تفصیلی تاثرات لکھ کر اس مضمون کی طوالت کا سبب نہیں بننا چاہتا ہوں۔

بقیہ صفحہ ۳

جلد ترقی کی ہے۔ اس لئے وہ اپنا کیریکٹر بنا نہیں سکا۔ لیکن یورپ نے آہستہ آہستہ ترقی کی ہے اور اس نے اپنا کیریکٹر بنا لیا ہے۔ اسی طرح کسی زمانے میں ایک مسلمان کا کیریکٹر ایسا تھا کہ وہ جو بات کہتا تھا ٹھیک ہوتی تھی۔ اور جب تک ہماری جماعت بڑھی نہیں تھی اس وقت تک اس کا یہی حال تھا۔ احمدی کوئی بات کہدے لوگ اسے صحیح تسلیم کر لیتے تھے۔ اور کہتے تھے احمدی جھوٹ نہیں بولتے۔ جھنگ کا ہی ایک واقعہ ہے یہاں ایک دوست احمدی ہوئے ان کا نام مغلا تھا ان کے تمام رشتہ دار ان کے سخت مخالف ہو گئے۔ اس علاقے کے لوگ چوری کو ایک فن سمجھتے ہیں اور پھر اس پر فخر کرتے ہیں۔ چنانچہ جتنا بڑا کوئی چور ہو گا اتنا ہی وہ چوروں میں معزز ہو گا۔ مثلاً کہا جائے گا فلاں آدمی بڑا معزز ہے اس لئے کہ اس نے فلاں موقعہ پر اتنی بھینسیں نکالی تھیں۔ یا فلاں آدمی بہت معزز ہے کہ اس نے اتنی گائیں نکالی تھیں۔ اور پھر چوروں میں اس حد تک نظام قائم ہوتا ہے۔ کہ ہر علاقہ میں جو چند ضلعوں یا چند تحصیلوں پر مشتمل ہوتا ہے علاقہ کے سب چور اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں اور مال مسروقہ میں سے اس کا حصہ نکالتے ہیں۔ مغلا ایسے ہی بادشاہوں میں سے ایک تھے۔ جب آپ احمدی ہو گئے۔ اور چوری سے انہوں نے توبہ کر لی۔ انہوں نے بتایا کہ علاقہ کے چور مال مسروقہ کا پانچواں یا دسواں یا بارھواں حصہ میرا گھر پر لاتے تھے۔ اور وہ سنایا کرتے تھے کہ چوروں کے اندر ایسا نظام موجود ہے کہ بعض چوری کی ہوئی چیزوں کو دو دو تین تین سو میل تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ ہر ایک جگہ کا اڈا مقرر ہوتا ہے۔ اور پہلے سے ہی یہ طے ہوتا ہے کہ جو مسروقہ چیز مشرق کے کسی علاقے کی طرف نکالنی ہے تو اتنے میل پر فلاں آدمی کو دے آؤ۔ اور اگر مغرب کو مال نکالنا ہے تو چھ سات میل پر ایک دوسرے آدمی کو دے آؤ۔ اسی طرح شمال اور جنوب میں ایک ایک آدمی مقرر ہوتا ہے۔ چور مخصوص حالات میں اس کے مطابق یہ فیصلہ کرتا ہے کہ مال فلاں طرف نکالا جائے۔ مثلاً اگر وہ دیکھتا ہے کہ جس کے ہاں چوری کی گئی ہے اس کی رشتہ داریاں مشرق میں ہیں تو وہ مسروقہ مال مغرب کی طرف بھیج دے گا اور رشتہ داریاں مغرب میں ہیں تو وہ اسے مشرق کی طرف بھیج دے گا۔ اسی طرح اگر اس کی رشتہ داریاں شمال کی طرف ہیں تو مال جنوب کی طرف بھیج دے گا اور اگر رشتہ داریاں جنوب کی طرف ہیں تو وہ مال شمال کی طرف بھیج دے گا مثلاً بیکانیر گورداسپور سے کتنی ہے لیکن ہمارے علاقہ کا مسروقہ مال بیکانیر تک جاتا تھا۔ پھر چوروں میں ایک قسم کا نظام ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص اگر کوئی جانور چوری کرتا ہے تو وہ حالات کے مطابق اسے دس بارہ میل پر کسی مقررہ اڈے پر پہنچا دے گا۔ اور اسے دسواں حصہ قیمت کا مل جائے گا۔ پھر دوسرا آدمی اسے تیسرے اڈے پر پہنچا دے گا اور اسے دسواں حصہ قیمت کا مل جائے گا۔ اس طرح وہ ایک عام اندازہ لگا کر قیمت کے کچھ حصے کرتے جائیں گے ایک دفعہ سکھوں نے میری گھوڑیاں چرالیں۔ اور پولیس نے میرے خیال میں انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن چونکہ پولیس والے ایسے معاملات میں مجرموں سے کچھ لے کر کھا پی بھی لیتے ہیں۔ وہ سفارش بھی لے آئے کہ انہیں معاف کر دیں۔ اور اپنی رپورٹ واپس لے لیں۔ یہ لوگ گھوڑیاں واپس دے دیں گے۔ ان کا خیال تھا کہ اگر انہوں نے معاف کر دیا اور پولیس نے اپنی رپورٹ واپس لے لی تو بعد میں گھوڑیاں غائب کر دی جائیں گی میں نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔ ہمارے وہ دوست میرے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ سکھوں نے آپ کی گھوڑیاں چرالی ہیں یہ لوگ سیدھی طرح تو گھوڑیاں واپس نہیں کریں گے۔ آپ اجازت دیں تو میں ان کی گھوڑیاں چوری کروا دوں۔ اس سے وہ آپ کی گھوڑیاں واپس کر دیں گے۔ میں نے کہا آپ نے توبہ کی ہوئی ہے۔ آپ اپنی توبہ پر قائم رہیں گھوڑیوں کی خیر ہے۔ اتفاقاً وہی چور جنہوں نے میری گھوڑیاں چرائی تھیں ایک اور مقدمہ میں گورداسپور عدالت میں پیش ہوئے مسٹر اوگلی ڈی۔ سی۔ کی عدالت میں وہ چور پیش ہوئے وہ احمدیوں کے اخلاق کے بہت مداح تھے۔ کسی شخص نے انہیں بتایا کہ یہ لوگ بہت سخت ہیں۔ انہوں نے قادیان کے مرزا صاحب کی گھوڑیاں بھی چرالی تھیں۔ جس مقدمہ میں وہ چور عدالت میں پیش ہوا تھا۔ اس کی سزا دو سال سے سات سال تک ہو سکتی تھی۔ لیکن ڈی۔ سی نے مجرم کو مخاطب کر کے کہا تمہارے جرم اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں تم کو دو سال کی سزا دیتا ہوں اور پانچ سال مرزا صاحب کی گھوڑیاں چرانے کی سزا دیتا ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ سزا ابھی کم تھی۔ سات سال کی قید کے بعد جب وہ چور رہا ہو کر گھر آیا تو اس کی غیر حاضری میں اس کی بیوی آوارہ ہو چکی تھی اس نے اسے قتل کر دیا اور خود پھانسی پر چڑھ گیا۔

بقیہ صفحہ ۴

ہدایات دے کر احمد نگر کی طرف پیدل ہی روانہ ہو گئے۔ واپسی پر دیر ہو گئی سخت گرمی کا موسم تھا اور خاکسار روزے سے تھا۔ میری حالت گرمی اور بھوک پیاس سے بہت بری ہو رہی تھی گھر میں داخل ہوتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ اندھیرا آنکھوں میں آرہا ہے ایک ہلکا سا چکر بھی آیا میں نے دروازہ کی چوکھٹ کو پکڑ لیا۔ حضرت میاں صاحب فرمایا کیا بات ہے خاکسار نے عرض کی کہ چکر سا آیا ہے۔ جب آپ کو علم ہوا کہ میں روزے سے تھا تو آپ نے تاسف کا اظہار فرمایا کہ مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ اب کیا خیال ہے روزہ کھولنا ہے یا رکھنا ہے؟ خاکسار نے عرض کی کہ کھولنے کو جی نہیں چاہتا فرمایا ٹھیک ہے میرے چھوٹے بھائیوں کو فرمایا کہ کمرہ میں خالی چارپائی عین

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنکھے کے نیچے بچھاؤ باقی سب چیزیں ہٹا دو۔ چارپائی پر دری بچھوائی مجھے ارشاد ہوا اس پر لیٹ جاؤ اور اوپر کپڑا لے لو بچوں کو کہا کہ اس پر پانی ڈالو تھوڑی دیر میں مجھے نیند آگئی۔ جب تک میں سو نہیں گیا آپ وہیں تشریف فرما رہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص لمبا گلاس دہی کی لسی کا لے کر آیا ہے کہ اسے پی لو وہ لسی خاکسار نے پی ایسی مزیدار اور میٹھی لسی کبھی نہیں پی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ لسی انگلیوں کے پوروں تک چلی گئی ہے اور اس نے ٹھنڈک پیدا کر دی ہے جب شام کو میں بیدار ہوا تو نہ بھوک تھی نہ پیاس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی افطاری کی ہے۔ اور افطاری کے وقت بھی سوائے تھوڑا بہت چکھنے کے کچھ نہیں کھایا۔

اس واقعہ سے حضرت میاں کی ہمدردی اور انتہائی شفقت کا اظہار ہوتا ہے۔ کہ اس حالت میں دیکھ کر آپ نے کس طرح اپنے قیمتی وقت میں سے وقت دیکر توجہ فرمائی نہ صرف دلجوئی کی بلکہ ہر قسم کا مداوا بھی فرمایا۔ سب سے بڑھ کر آپ نے اس عاجز کے لئے نہ جانے کیا دعا کی کہ اللہ کریم نے اپنے اس مقرب بندے کی دعا قبول کر کے ایک ایسا معجزانہ تصرف فرمایا جو خاکسار کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔ جو کہ آپ کے مقرب الٰہی ہونے اور آپ کی کا اعجاز تھا۔ آپ کے اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ کے بارے میں آپ کی وفات کے بعد ایک مضمون میں الفضل ہی میں میں نے کچھ تحریر کیا تھا اب ایک بات اور بیان کرنا چاہتا ہوں وہ آپ کی غریب پروری ہے حضرت میاں صاحب غرباء کی تکالیف اور ان کی ضرورتوں کا بہت خیال فرماتے۔ بعض لوگوں کو تو خاکسار نے دیکھا بغیر سوال کے ہی خاموشی سے کچھ مصافحہ کے دوران ہی عنایت فرما دیتے کہ دوسرے شخص کو علم بھی نہیں ہوتا تھا۔ کچھ سوال کرنے والوں کے سامنے اپنا بٹوہ کھول کر رکھ دیتے فرماتے جو ضرورت ہے لے لو' یا پھر اتنا دیتے کہ سوال کرنے والا حیران رہ جاتا۔

خدا تعالیٰ ہمیشہ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور غریق رحمت فرمائے آمین

بقیہ صفحہ ۴

جان خطرے میں رہتی ہے۔ جا بجا گولیوں کی بوچھاڑ ہوتی ہے اکثر اوقات لاتعلق لوگ بھی خون میں نہا جاتے ہیں۔ کون سا وہ دن آئے گا جب ایسا مرد مومن منظر عام پر آئے گا جو ان برائیوں کو دور کرے؟ پاکستان پاک نظر آئے ہر طرف امن و امان ہو' سکون دل ہو' کوئی انسان تو کیا جانور بھی ظلم و تشدد کا نشانہ نہ بن پائے۔ انصاف اور بھلائی' ہر کسی کے درد کی فریاد سنی جائے۔ لوگ نہ صرف حکومت سے ڈریں بلکہ حکومت کی عزت کریں۔

جاپان کو دیکھیں ہیروشیما پر بم سے کتنی تباہی مچی آج وہی ملک دنیا پہ چھا رہا ہے۔ امریکہ بھی حسرت کی نگاہوں سے اسے دیکھتا ہے مختلف قسم کے اس سے معاہدے کرتا ہے۔ انگلستان ہو یا جرمنی' امریکہ ہو یا کینیڈا' ہالینڈ ہو یا بلجیم نہ صرف اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں بلکہ دوسرے ملکوں کو امداد دیتے ہیں۔ ہر طرف فراوانی ہی فراوانی ہے۔ ان ملکوں میں ایک حکومت آتی ہے تو مخالف پارٹی شیڈو حکومت میں ہوتی ہے۔ اگلے الیکشن جیتنے کی کوشش کرتی ہے۔ بوڑھے آدمیوں کو پنشن ملتی ہے' مفت سفر کرنے کی سہولت حاصل ہوتی ہے۔ بسیں ہوں یا ریل مفت دوائیں ملتی ہیں۔ غرضیکہ ایک رفاہی مملکت کا تصور عملی شکل میں وہاں موجود ہے۔ جبکہ ہم ایک اسلامی مملکت کے دعویدار ہونے کے باوجود اس سے محروم ہیں۔

(جنگ لندن ۴۔ دسمبر ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۱

ہاں اس بچہ کی پکار اور اس (صاحب ایمان) کی پکار میں ایک فرق ہوتا ہے اور وہ یہ کہ بچہ تو غیروں سے کہتا ہے کہ مجھے ماں تک پہنچاؤ' لیکن (صاحب ایمان) کہتا ہے (۔) میں نے تو تیرے پاس آنا ہے۔ مجھے تو تیرے سوا کوئی ٹھکانا میسر نہیں آتا۔ وہ دوسرے کا ممنون احسان نہیں ہونا چاہتا۔ بلکہ اس کو پکارنے کے لئے اور اس کو پانے کے لئے اسی کو پکارتا ہے۔

پس جو شخص دیکھے کہ اس کے دل سے (ہمیں سیدھے راستے پر چلا) کی صدا پیدا نہیں ہوتی۔ اس کا دل تاریکی میں ہے اور اس کی ایمانی حالت کمزور ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں مضبوط ایمان عطا فرمائے"

(از خطبہ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۱۸ء)

۲۹۔ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست معین فارم پر بھجوائی جائے

○ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ۲۹۔ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست کی تیاری ابھی سے شروع کر دیں۔ دفتر ہذا کی طرف سے اس غرض کے لئے مطبوعہ فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر انہی مطبوعہ فارم پر مطلوبہ معلومات بھجوائیں۔ تاکہ حضرت صاحب کی خدمت میں صاف ستھرا ریکارڈ پیش کیا جا سکے۔ ناموں کے ساتھ رقم کا لکھنا ضروری ہے بغیر رقم کے نام بھجوانا درست نہیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رشید حسین صاحب سمن آباد لاہور برادر ڈاکٹر محمود حسین صاحب آرکیٹیکٹ رعشے کی بیماری سے کئی ماہ سے علیل ہیں۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم مولوی محمود احمد باجوہ صاحب (سابق معلم اصلاح و ارشاد مقامی) گھنوالی ضلع سیالکوٹ کی ایک ٹانگ مورخہ ۱۱-۲-۹۵ کو حادثہ کے نتیجہ میں ٹوٹ گئی ہے۔

○ مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب بٹ سابق صدر جماعت احمدیہ موسے والا ضلع سیالکوٹ بیمار ہیں۔

○ مکرم ظہیر احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کی والدہ صاحبہ قریباً ایک ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ عزیز مکرم عطاء الرؤف خاں ابن رانا سلطان احمد صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان گذشتہ سوا سال سے بلڈ کینسر کے مرض میں مبتلا ہے۔ آج کل سروسز ہسپتال لاہور میں انتہائی نگہداشت یونٹ میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد یونس صاحب حافظ آباد کئی روز سے بیمار ہیں حالت فکر پیدا کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر منیر احمد خاں صاحب دارالنصر غربی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے خالہ زاد بھائی مکرم ڈاکٹر محبوب عالم صاحب ڈینٹل سرجن ابن مکرم ڈاکٹر قاضی محمد شفیق صاحب ڈینٹل سرجن منگل ۷۔ فروری ۱۹۹۵ء کو نیویارک امریکہ میں انتقال کر گئے ہیں انہوں نے اپنے والد محترم کے ہمراہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کئی بار تشریف لا کر ڈینٹل سرجری کے شعبہ میں گراں قدر خدمات انجام دی تھیں۔ ان کی عمر ۴۷ سال تھی اچانک ان کے پیٹ میں درد اٹھا اور اگلے دن وہ وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ ہفتہ کو ربوہ آئے گا اور اتوار کو تدفین ہوگی۔

○ محترمہ راشدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم مجید احمد خان صاحب محلہ دارالبرکات بعمر ۴۷ سال بقضاء الٰہی مورخہ ۵-۲-۹۵ کو وفات پا گئیں۔

آپ مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ تھیں موصوفہ موصیہ تھیں۔ وفات سے اگلے روز ان کا جنازہ بعد ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بانڈ کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رمضان کے ان مبارک ایام میں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

وصایا

ضروری نوٹ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۸۴۷ میں محمودہ بیگم زوجہ ملک رشید احمد صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۵۶-R بلاک نمبر ۹ دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۱۰-۹۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۱۰ تولہ مالیتی ۴۲۰۰۰ روپے (۲) رہائشی پلاٹ ۸۰ مربع گز واقع شاہ لطیف ٹاؤن کراچی مالیتی -/12000 روپے (۳) ترکہ والدین سے جو حصہ ملا -/12000 روپے اور حق مہر پانچ ہزار روپے وصول شدہ اس وقت مجھے مبلغ ۴۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ محمودہ بیگم ۳۵۶-R بلاک نمبر ۹ دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر ۲ ملک رشید احمد ریحان خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۸۵۷۰۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- فروری-1995ء
آج دھوپ نکلی ہوئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے واضح طور پر اعلان کر دیا ہے کہ ان کا ملک ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری جاری رکھے گا۔ ترجمان نے کہا کہ ہمارا پروگرام پر امن ہے اسے ترک کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ امریکہ ہم پر ایٹمی اسلحہ کی تحدید کے معاہدے این پی ٹی میں شامل ہونے پر زور دے رہا ہے لیکن ہم اس سے اتفاق نہیں کرتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایٹمی پروگرام کو ترک کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے ایک اور رکن قومی اسمبلی مسٹر طاہر رشید نے مسلم لیگ چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چند روز میں ان کی ضمانت ہو جائے گی۔ مسٹر طاہر رشید نے یہ فیصلہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو کی حکومت سے بات چیت کے بعد کیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) نے گذشتہ روز پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے اپنے رکن قومی اسمبلی شیخ رشید کی سزا کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا جس پر پولیس نے آنسو گیس پھینکی اور لاٹھی چارج کیا۔ جس سے چار خواتین زخمی ہو گئیں۔ مسلم لیگی رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ مظاہرین پر ۱۲ بور کی شاٹ گن سے فائر کیا گیا ہے۔ مسلم لیگی کارکنوں نے پتھراؤ کیا جس سے آٹھ کانسٹیبل زخمی ہو گئے۔ مظاہرین نے سڑک بلاک کر دی۔ نواز شریف نے ہسپتال جا کر زخمی خواتین کی عیادت کی۔

○ وہاڑی کے بارونق بازار میں افطار سے چند منٹ قبل ایک موٹر سائیکل پر سوار تین نوجوانوں نے جو آتشیں اسلحہ سے مسلح تھے کلاشنکوف کا برسٹ مار کر سپاہ محمد وہاڑی کے جنرل سیکرٹری تصور حسین بھٹی کے بڑے بھائی ناصر حسین بھٹی کو ریل بازار میں اس کی دکان پر ہلاک کر دیا۔ ایک پندرہ سالہ رنگ ساز اور ایک چائے فروش بھی فائرنگ کی زد میں آکر ہلاک ہو گئے۔ انجمن تاجران نے ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے۔ سپاہ محمد کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اس واردات میں ایک مذہبی تنظیم ملوث ہے۔

○ قومی اسمبلی میں شیخ رشید کو سزا ملنے پر ہنگامہ ہو گیا۔ اپوزیشن نے اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا۔ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کی تقریر کے بعد حزب اختلاف کے ارکان کھڑے ہو کر نعرے لگانے لگے تو سپیکر نے وارننگ دی کہ اگر اپوزیشن بنچوں پر یہی صورت حال برقرار رہی تو اجلاس ختم کردوں گا۔

○ مسٹر نواز شریف نے قومی اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ احتسابی عمل کو شفاف بنانے کے لئے مستقل عدالتی کمیشن قائم کیا جائے اور شیخ رشید کا مقدمہ بھی اسی کے سپرد کیا جائے۔ انہوں نے شیخ رشید کو سزا دینے والے جج کے خلاف سخت ریمارکس دیئے۔ جواباً وزیر قانون این ڈی خان نے کہا جج کے بارے میں نواز شریف کے ریمارکس توہین عدالت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے دور میں منظور وسان کو کلاشنکوف کے جھوٹے مقدمے میں جیل بھیجا گیا۔ اپوزیشن لیڈر تین سال وزیر اعظم رہے اس وقت کیوں مستقل عدالتی کمیشن نہیں بنایا گیا۔

○ پیپلز پارٹی نے چاروں صوبوں آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات کے نئے عہدیداروں کا اعلان کر دیا ہے۔ پنجاب میں مسٹر مشتاق اعوان کو صدر بنایا گیا ہے۔ مخدوم الطاف سینئر نائب صدر اور امان اللہ خان جنرل سیکرٹری ہوں گے۔ اس سے قبل مسٹر جہانگیر بدر پنجاب پیپلز پارٹی کے صدر تھے۔ سندھ میں قائم علی شاہ صدر اور راشد ربانی جنرل سیکرٹری ہوں گے۔ شمالی علاقہ جات میں پیر کرم علی شاہ صدر بنا دیئے گئے۔ بلوچستان میں صادق عمرانی صدر اور ڈاکٹر محمد حسین جنرل سیکرٹری ہوں گے۔ سرحد میں آفتاب احمد خان شیرپاؤ صدر اور قمر عباس جنرل سیکرٹری ہوں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) سے منحرف ہونے والے اسلام آباد سے رکن قومی اسمبلی مسٹر نواز کھوکھر کے بھائی امتیاز کھوکھر کی ضمانت ٦۔ مارچ تک منظور کر لی گئی ہے۔

○ خصوصی عدالت نے چوہدری شجاعت حسین اور مسٹر پرویز الٰہی کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دی ہیں۔ ان پر ۸۲۲۔ کسانوں کے ناموں پر جعلسازی سے ایک کروڑ روپے سے زائد قرض لینے کا الزام ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ فوج کو آئینی کردار ادا کرنے کا قانونی حق دیا جائے۔ کسی حکومت کو مارشل لاء نے اور کسی کو صدر مملکت نے ختم کیا۔ اب پھر وہی حالات بنائے جا رہے ہیں۔ عوام محاذ آرائی سے تنگ آچکے ہیں۔

○ کوٹ مومن میں تبلیغی جماعت کے کارکن کو گھر سے بلا کر قتل کر دیا گیا۔ ۷۔ نقاب پوش دہشت گردوں نے دستک دی۔ چار نے حاجی ریاض کو دبوچ لیا۔ دیگر تین نے فائرنگ کی۔ بیوی کو خنجر گھونپ دیئے۔ بہیمانہ قتل کے خلاف شہر میں مکمل ہڑتال کر دی گئی۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ شیخ رشید کو بوگس کیس میں سزا دیئے جانے سے مجھے دکھ پہنچا ہے۔ اس وقت خصوصاً کراچی میں امن و امان کی جو صورت حال ہے وہاں لاکھوں کی تعداد میں غیر قانونی کلاشنکوفیں ہیں لیکن ایک بھی فرد کو سزا نہیں دی گئی۔

○ بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ سرحد کے ہر گھر میں کلاشنکوف ہے سب کو سات سات سال قید ہونی چاہئے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم وفاداریاں تبدیل کرانے کی سیاست پر یقین نہیں رکھتے۔ اپوزیشن عدالتی فیصلوں کو سیاسی رنگ دے کر عوام کی توجہ حقائق سے ہٹا کر اپنی پسند کے فیصلے کرانا چاہتی ہے۔ عدلیہ کے کام میں مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہر رکن پارلیمنٹ کو مجھ سے ملاقات کا حق حاصل ہے اسے مسئلہ نہیں بنانا چاہئے۔ تحریک عدم اعتماد اپوزیشن کی خام خیال ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج عدلیہ مکمل طور پر آزاد ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین اور فوج میں جھڑپیں ہونے سے ۱۲۔ افراد شہید ہو گئے۔ بھارتی فوج نے نمازیوں پر تشدد کیا۔

○ امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں دھماکہ کرنے کے مبینہ ملزم رمزی احمد یوسف تک رسائی اس کی انگلیوں کے نشانات سے ہوئی۔ اس کو اسلام آباد کے ایک گیسٹ ہاؤس سے آئی ایس آئی اور ایف بی آئی کی ایک مشترکہ ٹیم نے گرفتار کیا اور چھ گھنٹے کے بعد امریکی سفارت خانے کے حوالے کر دیا گیا۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ضرورت ہے
ربوہ میں کرائے پر لینے کے لئے ایک گھر کی ضرورت ہے۔ جس میں پانی۔ بجلی اور سوئی گیس کی سہولت موجود ہو۔
رابطہ کے لئے
اعجاز کریم - ڈاکٹر امتہ الرقیب اعجاز
کوارٹرز تحریک جدید نمبر 58 ربوہ

ربوہ میں کاروباری حضرات کیلئے نادر موقع
فیکٹری و مکان برائے فروخت
• ہمیں اپنے ایک فیکٹری یونٹ (واشنگ سوپ "بھائی سوپ" بنانے والے) جس میں روزانہ ایک شفٹ میں ١٥ ٹن صابن بنانے کی اہلیت ہے واقع کہکشاں کالونی ربوہ کو فوری طور پر فروخت کرنا درکار ہے۔
خواہشمند حضرات نیچے دیئے گئے ایڈریس پر صبح 9 بجے تا شام 4 بجے رابطہ کریں فیکٹری بھی انہی اوقات میں دیکھی جاسکتی ہے۔
نوٹ : عمارت کو الگ یا مشینری و آلات برائے صابن سازی سمیت بھی فروخت کیا جاسکتا ہے۔
• ایک عدد مکان واقع دارالنصر غربی (الف) بالمقابل مکان مولوی فیروز دین صاحب مکان 8/5 رقبہ ١٥ مرلے 3 کمرے - برآمدہ - باتھ روم - تمام سہولتیں میسر سوئی گیس - پانی - بجلی
وائیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کہکشاں کالونی ربوہ
فون فیکٹری 04524 - 615 فون رہائش 211478 340 - 04524